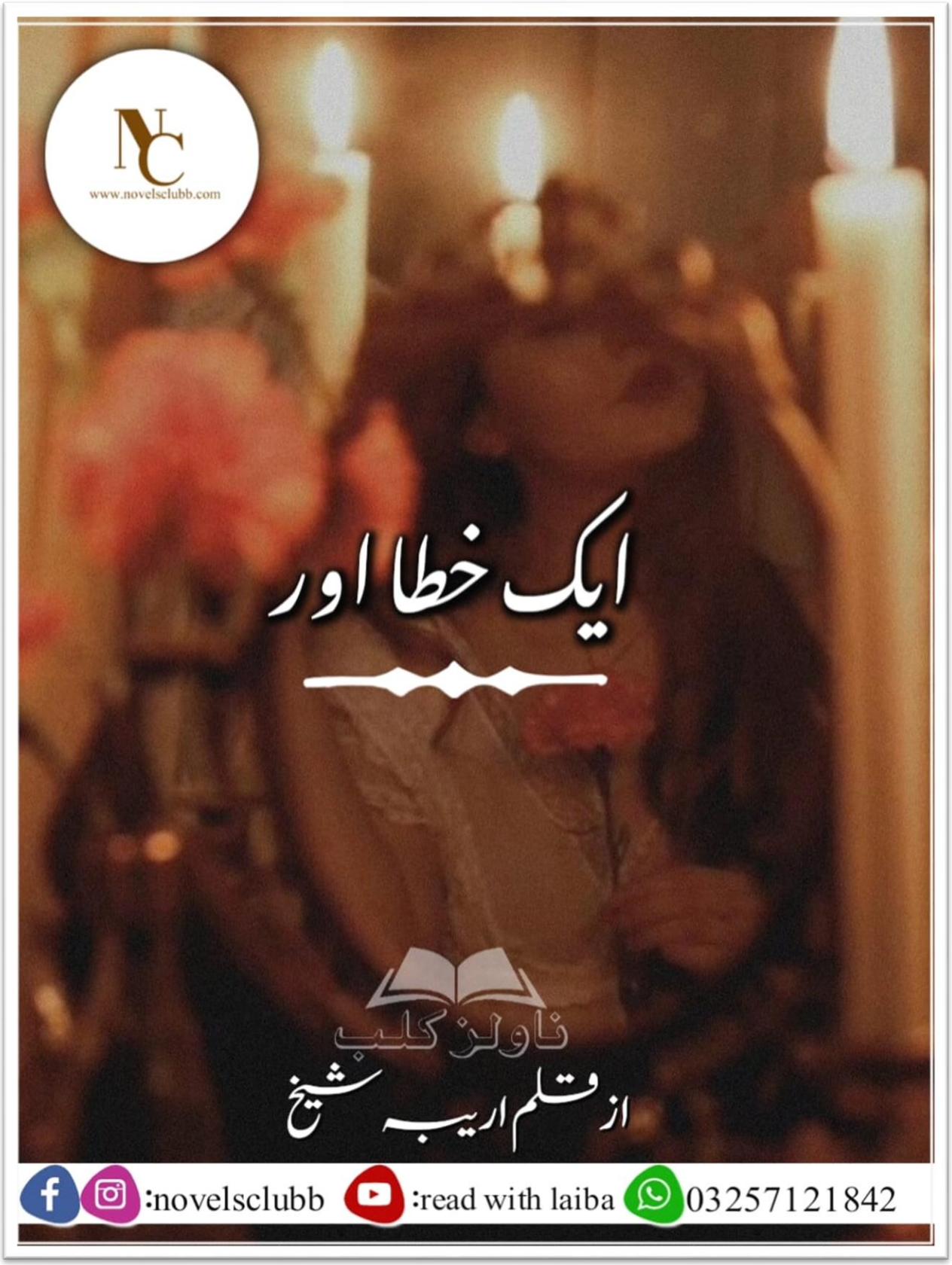
www.novelsclubb.com
ایک خطا اور
ناولز کلب
از قلم اریبہ شیخ
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

ایک خطا اور

از قلم

اریبہ شیخ

www.novelsclubb.com

صنف: ناول

عنوان: ایک خطا اور

تحریر: اریبہ شیخ

" آٹھویں قسط"

تماشا دیکھ تو روایتوں کا

بدلتا ہے جب انسان

آتش سے راکھ پا کر

مسلتا ہے جب انسان

بھول کر رب کی عنایتوں کو

غرور کرتا ہے جب انسان

محبت کے بہکاوے میں

آجاتا ہے جب انسان

ہوس کے سمندر میں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ڈوبتا ہے جب انسان

بنائی گئی حدود کو

توڑتا ہے جب انسان

سزا کے موقعے پر

ڈرتا ہے جب انسان

اور جزا کے موقعے پر

ناشکری کرتا ہے جب انسان

خدا کو بھول کر

ظلم کرتا ہے جب انسان

بدلے کی آگ میں جل کر

خود کو کھوتا ہے جب انسان

پھر تماشا دیکھ تو روایتوں کا

بدلتا ہے جب انسان

LRI☆☆LRI☆☆

"میری چادر کو ہاتھ مت لگانا ورنہ اچھا نہیں ہوگا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں تم لوگوں کو بتا رہی ہوں تم لوگ ابھی جانتے نہیں میں کون ہوں۔۔مجھے جانے دو یہاں سے۔" وہ کُرسی کے ساتھ اپنے بندھے ہاتھوں کو مسلسل چھڑوانے کی سعی کرتی اپنے سامنے بیٹھ کر مکروہ قہقہہ لگاتے ان ہوس زدہ لوگوں پر غرا رہی تھی۔چادر سے کیا نقاب اب کھل چکا تھا۔ مسلسل رسیوں سے لگتی رگڑوں کی وجہ سے کلائیوں کی جِلد خراب ہوتی خون سے داغدار ہونے لگ گئی تھی۔

"تم لڑکی اتنا کیوں چلا رہی ہو؟ابھی تو ہم نے تمہیں کچھ کہا بھی نہیں۔" سامنے بیٹھے آدمیوں میں سے ایک آدمی خباثت سے اٹھ کر اُس کی طرف بڑھنے لگا۔

"دور رہو مجھ سے۔۔میرے قریب مت آنا۔"

"کیوں روک سکتی ہو تم مجھے لڑکی۔۔۔ہمت ہے اتنی۔" رسیوں سے بندھی بے بس لڑکی کو سے سے پاؤں تک غلاظت بری نگاہوں سے دیکھتا وہ پیچھے کو ہوا۔لہجہ سراسر تمسخر لیے ہوئے تھا۔

وہ اپنی چادر سے خود کو ڈھانپنے کی ناکام کوشش کرتی زور زور سے رونے لگی۔وہ مزید مضبوطی کا مظاہرہ نہیں کر سکتی تھی۔جب بات عزت کے جانے کی ہو تو مضبوط سے مضبوط لوگ بھی ٹوٹ پڑتے ہیں وہ تو پھر ایک صنف نازک تھی۔۔کب تک مضبوط رہتی؟۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم لوگ ہو کون؟اور مجھے کیوں یہاں پر بند کیا ہے؟"نا سمجھی سے ارد گرد دیکھتی خوف سے چلانے لگی۔وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ کون سی جگہ پر قید ہے۔۔دیکھنے میں منظر کسی بوسیدہ جھونپڑی کا لگ رہا تھا۔۔ارد گرد محسوس ہوتی کھلی ہوا سے یہی معلوم ہوتا تھا کہ وہ آبادی سے دور کسی سنسان علاقے میں ہے۔رات کے وقت فضا میں گیدڑوں کے غرانے کی آواز ماحول کے حد تک ہولناک ہونے کا ثبوت دے رہی تھی۔

"ہم کون ہیں یہ تمہیں جاننے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ہاں تم یہاں کیوں ہو اس کا جواب تمھارے پیارے با۔۔۔"وہ ابھی مزید بولتا جب کُرسی پر بیٹھا دوسرا شخص یک دم بول پڑا

۔

"ارے ارے۔۔مت بتاؤ صاحب کو پتہ چل گیا تو غصہ کرے گے۔۔سمجھا کرو۔"آنکھ کے اشارے سے وضاحت کرتا وہ اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔

"تم لوگ کچھ مت بتاؤ۔۔میرے ماموں مجھے نکلوا لے گے۔"آنکھوں میں ایک عزم لیتی وہ کہنے لگی۔

"تمہارے ماموں بھی کچھ نہیں کر سکتے لڑکی۔۔بل کہ تمہیں کوئی بھی نہیں بچا سکتا۔۔تمھاری تو جان اور عزت بھی میرے ہاتھ میں ہے۔۔تم تو کیا کوئی کچھ نہیں کر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سکتا۔"اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھ وہ ایک مرتبہ پھر قہقہ لگانے لگا۔۔یقیناً وہ آن تینوں میں سے بڑا سردار تھا تبھی باقی دونوں سر جھکائے اُس کی بات پر متفق ہوتے تو قہقہ لگاتے۔

"خدا کا خوف کرو تم لوگ۔۔۔اللہ کے ہوتے ہوئے بھی کیوں خود کے ہاتھوں میں تمام اختیار لینا چاہ رہے ہو؟۔۔خود کو خُدا سمجھنا بند کر دو۔" بات اب اِلتجا تک پہنچ گئی تھی۔

"خدا کے اختیارات؟"حیرت سے سامنے بے بس بندھی لڑکی کو دیکھا جو خوف ہونے کے باوجود بھی مضبوط لہجہ اپنائے ہووے تھی۔

"ہاں خدا کے اختیارات۔۔میری جان۔۔اور میری عزت اُس کے اختیار میں ہے۔۔وہ میری مدد ضرور کرے گا۔"آنکھوں میں چمک اور مان سا در آیا۔

پتہ نہیں کیوں مگر اس کی بات سنتے سامنے کھڑے نام کے مرد کی آنکھوں میں سُرخی سی در آئی۔یقیناً اُسے اپنے علاوہ کسی کی طاقت کی پرواہ نہ تھی۔

"ہاہاہا۔۔۔بہت بات کی ہے نہ تم نے خدا کی۔۔چل مانگ مدد اپنے خدا سے۔۔وہ بچا لے ہم سے تجھے۔۔"

ضبط سے سُرخ ہوتی آنکھوں سے سامنے کھڑا شخص یک دم بے خوف ہو کر غرایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ابلیس نے وار شروع کر دیا تھا۔۔اس نے کہا تھا وہ گمراہ کرے گا۔۔اُس نے کر دیا تھا۔یقیناً سامنے کھڑا درندہ ابلیس کی طرح خدا کو کھو چکا تھا۔۔خدا کے سامنے کھڑا ہو تا للکارنے لگا تھا۔

"مطلب۔۔تم لوگ۔۔۔"خوف سے آنکھیں پھیلاتی وہ سفید پڑنے لگی۔

"بلا۔۔چیخ۔۔بلا اپنے خدا کو۔۔بلا۔"کُرسی کو اچانک اپنے پیر سے ٹھوکر لگا تا وہ ابلیس دھاڑا۔

"اللہ۔۔"اس کی سسکاریاں بلند ہوئی۔ٹھوکر لگنے کی وجہ سے کو اوندھے منہ کُرسی سمیت کبھی اینٹوں سے بنی زمین پر گری تھی۔پورے جسم میں ہونے والے شدید درد کو محسوس کرتے اس کے چہرے پر بے یقینی سی اتر آئی۔۔اتنا درد,اتنی اذیت بھی ہو سکتی تھی؟ کوئی اتنا ظالم,اتنا بے حس بھی ہو سکتا ہے؟۔۔کوئی خود کو خُدا سمجھ کر کیسے سب کچھ اپنے اختیار میں لے سکتا ہے؟

"کچھ چیزیں صرف اللہ پاک کے اختیار میں ہوتی ہے۔انسان کو انہیں غلطی سے بھی اپنے ہاتھوں میں لینے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ورنہ سب کچھ ریت کی طرح ہاتھوں سے پھسلتا چلا جاتا ہے اور انسان چاہ کر بھی اپنی ہتھیلیوں کو جلنے سے روک نہیں پاتا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تینوں آدمیوں کو خود کی طرف بڑھتے دیکھ وہ سٹل ہو گئی۔۔ بالکل ساکت۔۔ وُجود سے جیسے کسی نے سانسیں چڑالی ہو۔ یہ شاید اس نے خود کو سانس لینے سے روک رکھا تھا۔۔ کیا ہونے والا تھا اُس کے ساتھ ؟۔۔ وہ بچ جائے گی ؟ اللہ پاک اُس کی مدد ضرور کرے گا۔

تینوں آدمی لمحہ بہ لمحہ اُس کی طرف بڑھتے جا رہے تھے۔

اور اس لمحے سنیہا مرتضیٰ کو ادارک ہُوا تھا کہ "زندگی, موت سے زیادہ مشکل ہے۔"

اداصعم جعفری سہی کہتا تھا۔۔ زندگی میں سب سے بڑا انعام "موت" ہوتا ہے۔ بہت سے دکھوں سے بچا لیتا ہے۔

کاش اُسے بھی موت آجائے۔۔ کاش کوئی معجزہ ہو جائے۔ کاش۔۔ کاش

"زندگی کے کچھ کاش بہت تکلیف دہ ہوتے ہیں مگر ایک موقع پر وہی کاش تکلیف سے راحت کا باعث بھی بن جاتے ہیں۔"

LRI☆☆LRI☆☆

"میم کلارا کی کلاس ہے جلدی چلو۔" اقصیٰ اُس کو بازو سے کھینچتی کُرسی سے اٹھانے لگی جو کب سے ہاتھ میں کتاب پکڑے اُسے پڑھنے میں مصروف تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ٹھیک ہے نہ۔۔ چل تو رہی ہوں۔۔ کچھ صبر ہی کر لو۔" جھنجھلا کر کتاب کو بند کرتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ اقصٰی کو کھا جانے والی نظروں سے گھورتی وہ آگے کلاس کی طرف چل پڑی مگر بڑبڑاہٹ ابھی بھی جاری تھی۔

"تم نے اسائنمنٹ بنا کر سبمٹ کروادی ہے نہ اس لیے تمہیں کوئی ٹینشن نہیں ہے کلاس کی۔" اقصٰی نے ساتھ چلتے اُسے لتاڑنا ضروری سمجھا۔

"تو تمہیں کس نے کہا تھا کہ کلب جا کر اپنا وقت ضائع کرو۔ بنا لیتی اسائنمنٹ تم بھی تو اب تم اس طرح میم کلارا کے خوف سے ٹھنڈی نہ پر رہی ہوتی۔" اُس نے بھی کندھے اچکا کر سہولت سے اصل وجہ بتائی۔

"اب ہر کوئی تمہاری طرح پڑھائی اور اکیلے اپارٹمنٹ میں نہیں رہ سکتا۔۔ زندگی میں کوئی انجوئمنٹ ہی نہیں۔ کوئی دوست کوئی ایکٹیویٹی ضروری ہوتی ہے۔ اور ہر وقت ان کتابوں میں نا پڑی رہا کرو۔" نیمل کو دوبارہ سے کتاب کھولتا دیکھ وہ اس کے ہاتھوں سے اُچک گئی۔

"مجھے واپس کرو میری کتاب۔" ساتھ چلتے وہ چیخ پڑی۔

پاس ہی گراؤنڈ میں بیٹھے سب ہی لوگ اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ سب کو اپنی طرف حیرت سے تکتا پا کر زبان دانتوں میں دبا گئی۔ اقصٰی اُس کی حالت پر ہنستی کتاب کی گرد وردانی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کرنے میں مصروف ہو گئی۔ تیز تیز قدم اٹھاتی وہ کلاس میں پہنچی۔ میم کلارا ابھی نہیں آئی تھی۔ خدا کا لکھ شکر کرتی وہ پہلی قطار پر ہی بیٹھ گئی۔

"میرے اکیلے وقت میں میری ساتھی ہوتی ہے یہ کتابیں۔" اُس نے دھیرے سے اُس کے ہاتھوں سے کتاب کو لیے کر اُسے سینے سے لگایا۔

نیمل ابھی بھی کتاب کو ہی دیکھنے میں مصروف تھی اسی لیے بغیر ارد گرد دیکھے جا ہا اقصٰی نے بیٹھا دیا وہی بیٹھ گئی۔ اگر پیچھے بیٹھے اذلان کو دیکھ لیتی تو پتہ نہیں کیسا اظہار کرتی۔ اقصٰی اس کی بے وقوفی پر دل ہی دل میں خوش ہوتی مسکراہٹ دبا گئی۔

"لیکن اب تم اکیلی نہیں ہو۔۔ میں ہوں تمہارے ساتھ اس لیے ان کتابوں کو چھوڑ دیا کرو۔" منہ بسور کر شکوہ کیا گیا۔

"لوگ کتنے عجیب ہوتے ہے نا۔۔ خوشی ملتے ہی ان چیزوں کو پڑے کر دیتے ہیں جو دکھ میں ان کی اولین ساتھی رہی ہو۔۔" مسکراتی نظریں پہلے ورق پر جمائے آبرو بھینچ کر تبصرہ کیا۔

"اندھا جب دیکھنے لگ جائے تو وہ سب سے پہلے اُس چھڑی کو ہی پھینکتا ہے جس نے اسے ٹھوکر لگنے سے بچایا ہو۔" ایک نظر پیچھے اذلان کو دیکھتے جو مکمل طور پر اپنے لیپ ٹاپ میں کچھ دیکھنے میں مصروف تھا جواب دیا۔

"مگر کیوں؟" لہجے میں دکھ سا در آیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیوں کہ جب چیزوں کی ضرورت نہیں رہتی تو وہ بیکار ہو جاتی ہے اور بیکار چیزوں کو زندگی میں جگہ دے کر اُسے بھر دو گی تو نئی چیزوں کی جگہ کیسے بنے گی؟" واہ کیا کہنے تھے اقصٰی کے۔

"نئی چیزوں کی جگہ بنانی ہو تو جگہ کو وسیع کر لو۔ چیزیں گھٹنے کی کیا ضرورت ہے؟۔ یہ بس انسان کے بہانے ہیں۔

اگر دل سے قدر کی جائے تو نئی چیزوں کو پرانی چیزوں کی جگہ سے نہ ہٹایا جائے۔۔" کتاب کو ٹھپ سے بند کرتی وہ کچھ غصے سے گیا ہوئی۔

"دل اتنے بڑے ہوتے ہے کیا؟" حیرت سے اقصٰی نے سوال کیا۔

"دل سمندر کی طرح ہوتے ہیں۔

دیکھنے والے اُس کی گہرائی نہیں جان سکتے۔۔ جاننا ہے تو اس میں ڈوبنا پڑتا ہے۔۔ اور جب کوئی گہرائی کو ناپ لیے تو وہ جان لیتا ہے کہ اس میں بہت کچھ سما سکتا ہے پھر چاہے وہ انسان ہو یا کوئی چیز۔"

"پر خیر۔۔ نیمل جعفری خوشیوں کے ملتے ان چیزوں کو نہیں بھول سکتی جس نے اس کے دُکھ میں سب سے زیادہ ساتھ دیا ہو۔ اسی لیے اب میری کتاب کو کچھ بھی نہ کہنا۔" اپنی جگہ سے اٹھ کر وہ کلاس سے باہر بڑھ گی۔ ابھی اُس کا دل نہیں تھا کہ کو کلاس لیتی۔ ویسے بھی نیمل

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جعفری اپنی مرضی کی مالک تھی۔اقصٰی بچاری باہر بھی نہ جا سکی کیوں کہ اسی وقت میم کلارا نے انٹری مار دی۔اب اُسے اپنی اسائنمنٹ کی وجہ سے خوار ہونا تھا۔

"انسان کے دُکھ میں سب سے بڑا ساتھی تو اللہ ہوتا ہے۔صد افسوس نیمل جعفری تمہارا دعویٰ غلط ثابت ہوا۔۔تم اُسے بھول چکی ہو۔" پتہ نہیں کیا تھا جو لاشعوری طور پر اذلان کو اُس کی طرف متوجہ ہونے پر مجبور کر جاتا تھا۔وہ بے دھیانی میں اُس راستے کی طرف دیکھ کر سوچنے لگا۔

LRI☆☆LRI☆☆

وہ دونوں کمرہ عدالت سے نکل کر باہر کی جانب بڑھنے لگے۔بشیر صاحب ہاتھ میں فائل پکڑے جعفری صاحب کے تیز قدموں کی سہی نالاتے ہوئے لڑکھڑا گیے۔وہ ایک لمحے کو رُکے۔افسوس سے سر کو جنبش دیتے پھر سے بڑھنے لگے۔

"تو تم کیا چاہتے ہو میں اپنی بیٹی کے مقابل آ کر اپنی ہی ساخت کو اور نقصان پہنچاؤ۔؟" ہاتھوں کو سختی سے مٹھیوں میں بھینچے وہ کچہری کے وسیع حال کو پار کرتے جا رہے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مگر بیگ صاحب۔۔ایسے کیس کو تاریخوں کے درمیان واپس لینا کہاں کی عقلمندی ہے؟ آپ ایک مرتبہ پھر سوچ لے۔" پریشانی سے اپنے ماتھے پر آیا پسینہ صاف کرتے بشیر صاحب ان سے دو قدم پیچھے سے چلے آرہے تھے۔

"تمھارا دماغ چل پڑا ہے۔" ہاتھ سے کچھ لوگوں کو اپنی طرف آنے سے پہلے ہی روکتے وہ ان کی جانب مڑے۔

"تم نہیں جانتے۔۔اگر میں نے یہ کیس جاری رکھا تو سب سوال کرے گے مجھ سے۔۔میری بیٹی کیوں میرے خلاف جارہی ہے؟۔۔اور وہ ایک جانی مانی وکیل ہے۔۔اُس کی ساخت بہتر ہے لوگ خود اُس کے کردار کی گواہی دیتے ہیں۔۔لیکن میں اِک سیاستدان ہوں۔۔اور ایک سیاستدان کی ساخت ہمیشہ خراب ہی رہتی ہے۔"

"مگر جعفری صاحب ایسے بھی آپ کی ساخت کو بہت نقصان اٹھانا پڑے گا۔" اُنہوں نے ایک مرتبہ پھر سمجھانا چاہا۔

"تم میری بیٹی کو ویسے نہیں جانتے جیسے میں جانتا ہوں۔۔کوئی بات اس کے معیار کے خلاف ہو تو وہ یہ نہیں دیکھتی کہ سامنے اُس کے اپنے ہیں یا غیر۔اسی لیے بہتر یہی ہے کہ جو میں کہہ رہا ہوں ویسے ہی ہو۔" سہولت سے کہتے وہ پھر سے چلنے لگے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اصل بات بتا سکتے ہیں آپ مجھے۔۔میں سالوں سے آپ کا وفادار ہوں بیگ صاحب۔"آنکھوں میں انوکھی سے چمک در آئی۔

جعفری صاحب یک دم رُکے۔اُن کے چہرے کو گہری اور پُر سوچ نظروں سے دیکھنے لگے۔جعفری صاحب کی ایکسرا کرتی نظروں کی تاب نالاتے ہوئے وہ بوکھلائے۔وہ کچھ دیر سوچتے رہے پھر آہستہ آہستہ بولنا شروع ہوئے۔

"ابھی میں نیمل کی ناراضگی مول نہیں لے سکتا۔۔اسی لیے ہمیں وہ سب کرنا ہے جس سے وہ راضی ہو۔اور میں نہیں چاہتا کہ کو اس کیس کے ساتھ جُڑے۔کیوں کہ ایسے بہت سے راز اس کیس کے ساتھ جُڑے ہیں جو اگر وہ جان لے تو سب تباہ کر دے گی۔"

"مگر پہلے آپ ہی تو چاہتے تھے کہ وہ کیس لڑے۔"اُن کے لہجے میں عجیب سی تشویش در آئی۔

"میں جانتا ہوں کس موقعے پر کون سا فیصلہ میرے حق میں فائدے مند ہو گا۔اس لیے جو کہا گیا ہے وہی کرو۔۔زیادہ تفتیش کی ضرورت نہیں ہے۔راز اپنے وقت پر ہی اشکار ہو گے۔"برہمی سے نیمل کی جانب دیکھنے لگے جو اسلم پاشا کے خاص آدمی منیر کے ساتھ ایک شان سے چلتی آرہی تھی۔ایک لمحے کو وہ رکی۔مقابل اُسے کچھ کہہ رہا تھا۔۔چہرے کے تاثر ایسے جیسے کوئی درخواست کے رہا ہو۔مقابل کی بات پر بھی اُس کے چہرے کے تاثرات میں کوئی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

فرق نا آیا۔ سر کو خم کرتے وہ ہیل کی ٹک ٹک پیدا کرتی اپنی گاڑی کی جانب بڑھی۔ جعفری صاحب بھی اُس کی چال کے تعاقب میں چل پڑے۔

پیچھے بشیر صاحب ارے ارے کرتے رہے مگر وہاں پرواہ کسے تھی؟ وہ مضبوط قدم اٹھاتے آگے بڑھتے گئے۔

نیمل اپنی سیاہ چمچماتی گاڑی کا دروازہ کھولنے ہی لگی تھی کہ وہاں نمودار ہوتے عکس کو دیکھ رُک گئی۔ پر سکون چہرے کے ساتھ مڑی۔ سوالیہ نظریں جعفری صاحب پر ڈالی۔ کوئی بھی جواب دیے بغیر وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی گاڑی کی جانب بڑھے۔ نیمل نے کوئی مزاحمت نہیں کی ۔۔بس اُن کے مضبوط ہاتھ میں پکڑے اپنے نازُک ہاتھوں کو دیکھتی رہی۔ اُس کے باپ نے کب ایسے ہاتھ پکڑا تھا؟۔۔جب اس نے چلنا سیکھا تھا تب؟ یا جب وہ چلتے چلتے گر پڑتی تھی تب یہ ہاتھ اسے اٹھانے آئے تھے؟ یا تب جب وہ اپنی کامیابی پر تالی مارنے کے لیے ان کا ہاتھ تلاش کرتی تھی۔۔ یا پھر تب جب وہ اپنے زخموں پر مرہم لگانے والے ہاتھ کی راہ تکتی رویا کرتی تھی؟ نہیں۔۔ نہیں۔۔ کبھی بھی تو نہیں تھے یہ ہاتھ۔۔ پھر آج کیوں؟

ہاتھ تو دور کی بات انہوں نے تو اس کی اُنگلی تک کو بھی نا پکڑا تھا۔ "بیٹیاں اپنے باپ کے ہاتھ میں اپنی اُنگلی دیکھ کر ہی تو بڑی ہوتی ہیں۔ کتنی خوش قسمت بیٹیاں ہوتی ہو گی نہ وہ جن کے باپ اُن کی اُنگلی پکڑ کر انہیں چلنا سکھاتے ہیں۔۔ مگر اس کی قسمت میں کیا تھا چلنا تو اس نے خود

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سیکھ لیا تھا مگر جب لڑکھڑا کر گرتی تب اُس کا ہاتھ پکڑ کر اٹھانا تو دور اُس کا باپ اُسے دور سے دیکھنے کے لیے بھی پاس نا تھا۔

لڑکیوں کی زندگیوں میں سب سے پہلا مرد اس کا باپ ہوتا ہے۔ پھر وہ لڑکی اپنی زندگی میں آنے والے تمام مردوں میں لاشعوری طور پر اپنے باپ کو ڈھونڈھتی ہے۔ مگر تلاش کی وجہ ہر دفع ایک جیسی نہیں رہتی۔۔ مختلف ہوتی جاتی ہے۔ کوئی اپنے آنے والے مرد میں اپنے باپ کا عکس ڈھونڈھتی ہے تاکہ وہ اُسے اپنا سکے۔۔ تو کوئی اس لیے ڈھونڈھتی ہے کہ وہ غلطی سے بھی ان کے پاس نہ چلی جائے۔ انسان کا بچپن ہمیشہ اُس کی جوانی اور یہاں تک کہ اس کے بڑھاپے میں بھی اپنے گہرے اثرات قائم رکھتا ہے۔ بچپن اچھا ہو تو وہ صبر کر لیتا ہے۔ مگر بچپن میں کھوٹ آجائے تو زندگی کے ہر لمحے کی خوشی اُس گڑھے میں گر جانے کے خوف سے مانند پر جاتی ہے۔ وہ اُن سے سوال کرنا چاہتی تھی۔۔ اُن سے پوچھنا چاہتی تھی کہ کیوں وہ اس کے ساتھ نا تھے؟ کیوں ہمیشہ کانٹوں بھرے راستے اُسے اکیلے پار کرنے پڑتے تھے؟۔ مگر ابھی ان باتوں کے حساب کتاب کا وقت نہیں تھا۔۔ ابھی گناہوں کی وجہ جاننے کا وقت تھا اور وہ لمحہ بہت دردناک ہوتا ہے جب ایک بیٹی کو اپنے باپ کے گناہوں کا حساب کتاب کرنا پڑے۔۔ جب اپنے باپ کو ہی وحشی پایا جائے تو بہت اذیت ہوتی ہے۔

LRI☆☆LRI☆☆

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اُفق پر سورج اور چاند گھل مل کر وقت کے چکر کو پیچھے کی جانب لاتے شرارت کرنے میں مصروف ہو گئے۔۔وقت کا چکر پلٹا اور ایک نئے راز کے افشا ہونے کی دل سوز خبر دیتا چلا گیا۔"وقت بہت ظالم ہوتا ہے"احساسات بدلنے میں بڑا کارنامہ سرانجام دے دیتا ہے۔موسم میں گھلی نمی کمرے کی کھڑکی پر اپنے اثرات بکھیرتی اُسے دھندلی کرنے کو بے تاب تھی۔۔ایسے میں وہ ڈائننگ روم کے وسیع عریض میز کے ارد گرد کرسیوں پر ناشتہ کرنے میں مصروف تھے۔

"یہ بھی ٹرائی کرے۔۔میں نے خود بنایا ہے۔"مہر ماہ اپنے ساتھ بیٹھے انصاری صاحب کے آگے فروٹ ٹرائفل رکھتی اشتیاق سے دیکھنے لگی۔۔مگر یہ تاثر بھی کچھ لمحے کے لیے تھا جلد ہی ان کے چہرے پر مایوسی نے اپنا گھیرا کر لیا۔

"انصاری صاحب اب بہت ہو چکا ہے۔۔کب تک اپنی بے رخی دیکھاتے رہے گے؟"میز پر دونوں ہاتھوں کا دباؤ بڑھاتی وہ کچھ اُکتاہٹ سے پوچھنے لگی۔

انصاری صاحب کا منہ کی طرف جوس کا گلاس لے جاتا ہاتھ رکا۔آبرو اچکا کر دوبارہ سے گلاس منہ کو لگا لیا گیا تھا۔جیسے اُن کی بات سے کوئی خاصہ فرق نہیں پڑا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ مجھے ہمیشہ کی طرح نظر انداز نہیں کر سکتے انصاری صاحب۔۔جواب دے مجھے۔"اپنی آواز کو دبا دبا رکھتی وہ بے بسی سے چیخی۔

"کیا تم اپنی غلطی نہیں جانتی مہر ماہ؟"گلاس کو سختی سے میز پر رکھتے وہ اپنی آواز کو قدرے دھیمی کرتے غرائے۔

"ٹھیک ہے میں مانتی ہوں۔۔مانتی ہوں میں نے التمش کو بتایا تھا کہ میں اس کی ماں نہیں ہوں۔۔تو پھر بات تو سچ ہی ہے۔اس میں میری کہا غلطی؟"لہجہ سراسر سوالیہ تھا۔

"تمہیں پتہ بھی ہے میرا بیٹا کس تکلیف سے گزرا ہے تمھارے اس سو کالڈ سچ کے بعد۔"دونوں ہاتھ میز پر سختی سے جماتے وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔

"کون سی تکلیف؟"مسکرا کر سوال کیا گیا۔

"کون سی تکلیف۔۔؟کیا واقعی؟کیا تم نے میرے بیٹے کی حالت نہیں دیکھی تھی۔"

"دیکھ تو رہی ہوں میں آپ کے بیٹے کی حالت۔۔آپ بھی دیکھ لے۔کیسے اپنی رضاعی ماں اور اپنی بھتیجی۔۔بھانجی جو بھی ہے اُسکے ساتھ خوش ہے۔ابھی بھی ان لوگوں کے پاس ہی گیا ہے۔"بے پرواہی سے بولتی مہر ماہ بھی اب اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میں نے دیکھی ہے اپنے بیٹے کی حالت۔۔تم ماں نہیں بنی مگر میں باپ ہوں۔۔اُس کی آنکھوں کو دیکھ کر بتا سکتا ہوں کہ کتنی نم اور سُرخ رہی ہے وہ۔۔دِن رات اُسے تمہارے پیار

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کے لیے ترستے دیکھا ہے میں نے۔ سہی کہتے ہے سوتیلی ماں سوتیلی ہی ہوتی ہے اپنی نہیں بن سکتی۔"افسوس سے کہتے وہ میز سے جانے کے لیے قدم بڑھا گیے۔

"میں سوتیلی ماں تھی اس لیے پیار نہیں دے سکی۔۔آپ جو مجھے سوتیلا ہونے کے طعنے دے رہے ہیں یہ بھی تو بتائے کہ اس کی سگی ماں نے کتنا پیار دے دیا؟۔"آنکھوں سے اس وقت شعلے بھڑک اٹھے تھے۔

"ملائکہ کو بیچ میں مت لاؤ۔"اُنگلی اٹھا کر تنبیہ کی گئی۔

"واہ انصاری صاحب۔۔سابقہ محبوبہ اور بیوی کا نام تک یاد رکھے بیٹھے ہیں۔۔بھول گئے کس طرح وہ آپ اور آپ کے نومولود بیٹے سے بیوفائی کر کے گئی تھی۔آپ نے تو۔۔۔"اُن کی چلتی زبان اپنے سامنے کھڑے انصاری صاحب کی سفید پڑتے چہرے کو دیکھ کر رکی۔اُن کی نظروں کے تعاقب میں دروازے کی طرف دیکھ کر خوفزدہ نگاہوں سے واپس ان کی طرف دیکھا جو یک دم میز کا سہارا لیتے سفید چہرے کے ساتھ دروازے میں کھڑے التمش کو دیکھ رہے تھے۔سنیہا اور منہل کا حال بھی ان سے کچھ مختلف نا تھا۔ساکت چہروں کے ساتھ وہ التمش کی جانب دیکھنے لگی جو آہستہ آہستہ قدم اٹھا کر چلتا مہر ماہ کے سامنے جا کھڑا ہوا تھا۔چہرے پر بے یقینی واضح تھی۔اُس کے کانوں نے کچھ غلط سنا تھا۔۔ہاں یقیناً غلط سنا تھا۔اُس کے باپ نے تو کہا تھا کہ اُس کی ماں پیدا کرتے ساتھ ہی مر گئی تھی۔۔پھر وہ بے وفائی کیسے کر سکتی تھی؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ نے ابھی کیا کہا؟۔۔میری ماں وہ میری پیدائش پر مری نہیں تھی۔۔وہ بے وفائی کیسے کر سکتی ہے؟؟آپ نے ابھی کیا کہا۔۔مجھے وضاحت چاہیے۔"

دھیمے لہجے میں زمانے بھی کی بے یقینی سمائے وہ ان سے استعفار کرنے لگا۔

"میں وہ۔۔میں۔۔نہیں ایسا کچھ نہیں کہا میں۔۔۔نے۔"چہرے پر خوف کے آثار لاتی وہ ہکلا کر جواب دینے لگی۔

"نہیں نہیں۔۔آپ نے کچھ کہا ہے۔۔آپ نے کہا کہ آپ۔۔بھول گئے کس طرح آپ سے اور آپ کے نامولود بیٹے سے بیوفائی کر کے گئی تھی۔"شہادت کی اُنگلی کو گول گول گھماتا وہ ان کے کہے گئے الفاظ ہو بہو دہرانے لگا۔

"التمش بیٹا۔۔وہ"

"صرف سچ۔۔بابا مجھے آج صرف سچ سننا ہے۔آپ ہمیشہ کیوں مجھ سے میرے متعلق ہی سچ چھپاتے ہیں؟۔۔بولیے آپ۔۔"انصاری صاحب کو حتمی لہجے میں باور کرواتا وہ مہر ماہ سے مخاطب ہوا۔

تھوک نگل کر باری باری سب کے چہروں کو دیکھ کر یک دم وہ ایک فیصلے پر پہنچی۔کبھی نا کبھی تو سچ کھلنا ہی تھا نہ۔اور ویسے بھی اس میں ان کا ہی فائدہ تھا۔۔انسان اپنے مفاد کے بغیر کچھ بھی نہیں کر سکتا۔۔یقیناً کچھ تھا اُن کی سوچ کے پیچھے جو جلد کھلنے والا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمھاری ماں تمھارے پیدا ہونے پر مری نہیں تھی۔بل کہ انصاری صاحب نے اُسے طلاق دی تھی۔"ایک ہی سانس میں آدھی بات کرتی وہ انصاری صاحب کی دھاڑ پر خاموش ہوئی۔التمش تو گویا زلزلوں کی زد میں آ بیٹھا۔

اس کا باپ طلاق کیسے دے سکتا تھا؟اتنا تو وہ جانتا تھا۔۔وجہ تو ضرور تھی۔

"وجہ۔"دھیمی آواز میں سوال کرتا وہ مڑا۔

"التمش بیٹا وہ۔۔"

"بابا مجھے وجہ جاننی ہے۔"اُن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سوال کرنے کی وہ گستاخی کر بیٹھا تھا۔

"تمھاری ماں تمھارے باپ کے نکاح میں ہوتے ہوئے ایک امیر زادے۔۔"

"بس مہر ماہ آنٹی۔"میز سے کانچ کے گلاس اٹھا کر زمین پر مارتا وہ چلایا۔وہ جانتا تھا آگے کیا کہنے والی تھی۔۔بیوفائی لفظ ابھی بھی اس کے کانوں میں گونج رہا تھا۔التمش میں ہمت نہیں تھی کہ وہ سب سن سکتا۔ماحول میں ہر طرف سکوت سا پھیل گیا۔گویا جیسے صدیوں سے دیواریں بھی لب سی کر بیٹھی ہو۔منہل اپنی بے ساختہ ابھرنے والی چیخ کو دباتی پیچھے کو ہٹی۔کانچ سنیہا اور اُس کے پاؤں کے قریب آ کر چکنا چور ہوا تھا۔وہ تو خود کو قابو کر گئی مگر سنیہا کی چیخ سنتے التمش کی دھاڑے رکی۔اُس کے پاؤں پر ٹوٹے شیشے کے چند ٹکڑے آ لگے تھے جن کی وجہ سے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پاؤں سُرخ ہوتے خون سے رنگنے لگے۔وہ منہ پر ہاتھ رکھتے خوفزدہ نگاہوں سے التمش کو دیکھنے لگی جو سُرخ نگاہوں سے ٹوٹے کانچ کی کرچیوں کو اُس کے پاؤں میں پیوست دیکھتے اپنے لب بھینچ گیا۔وہ کیسے بے اختیار ہو کر اپنی سنیہا کو نقصان پہنچا سکتا تھا؟۔اتنے عرصے بعد تو کوئی مخلص اور پیار کرنے والے رشتے ملے تھے۔

"مجھے بابا سے اکیلے میں بات کرنی ہے۔"سب سے نظریں چراتا وہ ہارے ہوئے لہجے میں اِلتجا کرنے لگا۔اپنی محبت کو بے بس اور کمزور دیکھنا منہل کے لیے ایسے تھا جیسے کسی نے اس کے ننگے پاؤں آگ کے شعلے بھڑکاتے کوئلے پر رکھ دیے ہو۔وہ یہ سب نہیں دیکھ سکتی تھی اسی لیے بغیر کچھ کہے فوراً وہاں سے نکل گئی۔

دروازے سے کچھ فاصلے پر کھڑے حدیم کو دیکھتے اُس کی آنکھوں سے اشک رواہونے لگے۔شکستہ قدموں سے اُس کی طرف ایک نظر ڈالے بغیر وہ ایک طرف سے اپنے قدموں میں تیزی لاتے گزر گئی۔سنیہا بھی جانے کے لیے مڑی تو اسے وہاں کھڑا دیکھ کر ہچکیوں سے رونے لگی۔حدیم کی سُرخ آنکھوں کو دیکھ کر وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ بھی سب کچھ سن چکا تھا۔التمش کے سب سے قریب حدیم تھا۔۔اور اس بات پر ہمیشہ سنیہا کو تلملا کر رکھ دیتی تھی۔مگر حدیم کو التمش خود سے بھی بھر کر عزیز تھا۔۔وہ کیسے نا اُس کی تکلیف پر تڑپتا؟وہ جانتا تھا۔۔باپ کے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کردار کی بات ہو تو دنیا خطائیں بھول جاتی ہے اور شاید اولاد بھی۔۔ مگر ماں کے کردار کی غلطیاں نہ معاشرہ بھولتا ہے اور نہ اولاد۔

اور پھر اولاد کو ہی ساری زندگی کے خسارے اٹھانے پڑتے ہیں۔

"باہر آجاؤ تمہیں ڈراپ کر دوں۔۔اماں بی بھی نانی کی طرف سے آچکی ہو گی۔"

اس کی نظروں کے مفہوم کو سمجھتا وہ سنجیدہ لہجے میں کہتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔سنیہا بھی چادر سے اپنی آنکھوں کو صاف کرتی اس کی تنقید میں اپنے قدم اُٹھا گئی۔وہ جا چکے تھے مگر انصاری ہاؤس کے اندر دیکھا جائے تو التمش اور انصاری صاحب اسٹڈی روم میں بیٹھ کر نا جانے کیا بات کر رہے تھے وہی دروازے کے دوسری پار مہر ماہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں مروڑ کر بے چینی سے دائیں بائیں چکر کاٹ رہی تھی۔وہ یہ جاننے کو بے تاب تھی کہ اندر کیا بات ہو رہی ہو گی کیوں کہ وہ جانتی تھی کہ بات اتنی سیدھی نہیں ہے جتنی نظر آتی ہے۔۔کوئی اور وجہ بھی تو ہو گی جِس کی وجہ سے اُنہوں نے برداشت کرنے کی بجائے بیٹے کی خاطر بھی صبر نا کیا اور طلاق دے دی۔۔کوئی راز تو تھا جو ابھی تک پوشیدہ تھا۔اُنھیں ہر حال میں پورے سچ تک پہنچنا تھا۔۔مگر کیسے؟؟ابھی تو انہیں انصاری صاحب کے آگے بھی جواب دینا تھا۔اُس وقت صرف اپنے فائدے کو سوچ کر سچ تو بتا دیا مگر اس کے نتیجے کے بارے میں اگر سوچ لیا ہوتا تو یہ غلطی, غلطی سے بھی نہ کرتی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

LRI☆☆LRI☆☆

ساحل پر اس وقت تیز ہوائیں اپنا رُخ پورے اب وتاب سے کیے ہوئے تھی۔اس کی چادر تیز ہوائوں کی وجہ سے مسلسل پھڑ پھڑا رہی تھی مگر حفظہ کمال طریقے سے خود پر لپیٹ کر سمبھال چکی تھی۔۔وہ لکڑی کے بینچ کے ساتھ ہلکی سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔گھڑی کی سوئیوں کی رفتار لمحہ بہ لمحہ بڑھتی جارہی تھی۔دونوں ہاتھوں کو چادر میں ڈھانپ کر وہ کسی اور ہی جہاں میں پہنچی ہوئی تھی۔۔ایک ایسے جہاں میں جاہا صرف سکون ہی سکون تھا۔سب کچھ تو ہی چکا تھا۔۔سارا سامان مکمل تھا۔پیسوں کا انتظام بھی ہو چکا تھا۔۔اب وہ باآسانی اپنے ویرو کا علاج کرواسکتی تھی۔اس کے بھائی کا دل کمزور تھا۔۔اُس میں سوراخ تھا۔۔ہر وقت کا خدشہ کہ کہی کچھ ہی نا جائے مگر ایک تسلی کہ آنکھوں کے سامنے تو تھا۔مگر اب کیسے وہ خود کو حوصلہ دیتی؟اُسے تو اپنے باپ کو بھی سمبھالنا تھا۔۔جو نا جانے کس خوف سے کیا چھپائے ہوئے تھا۔اپنے کچھ فاصلے پر ہوتی ہلکی سے آہٹ پر وہ چونکی۔اُس سے کچھ فاصلے پر ہی رکھے بینچ اور آ بیٹھا تھا۔۔دونوں بینچوں کے درمیان فاصلہ نا تو زیادہ تھا اور نہ ہی مختصر۔۔اتنا تھا کہ باآسانی آواز ایک دوسرے تک پہنچ سکے۔

"مجھے یہاں کیوں بلایا ہے آپ نے۔؟"اپنے نئے جوتوں کو ساحل کی مٹی سے داغدار ہوتے دیکھ پر سکون لہجے میں بلانے کی وجہ پوچھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے کچھ دینا تھا۔۔جب کہ ہم ایک ساتھ کام کر رہے ہیں تو ایک دوسرے سے وفادار ہونا چاہیے۔" چادر سے ہاتھ نکال کر اُس کی طرف بڑھائے۔حدیم نے نا سمجھی سے اُس کے ہاتھ میں موجود سیاہ فائل کو اپنے ہاتھ میں لیا۔

"یہ میرے ویرو کی autopsy report ہے جو مجھے سیاہ محل سے ملی تھی۔" اُس کی بات اور حدیم لمحے بھر کو اچھا خاصا چونکا۔

"آپ کو کیسے معلوم کے یہ آپ کے بھائی کی ہے؟"

"جس شخص کو گولی لگی تھی وہ اس کے دل میں سوراخ تھا۔۔اور یہ بات اس میں واضح طور پر لکھی ہے۔۔میرے بھائی کے دل میں بھی سوراخ تھا اور وہ اسی جعفری صاحب کے لیے کام کرتا غائب ہوا تھا۔تو اس بات سے کیا ثابت ہوتا ہے۔؟" گیلی سانسیں اندر کو کھینچتی وہ گویا ہوئی۔حدیم نے بس سر ہلانے پر اکتفاء کیا۔۔اُسے سمجھ نہیں آتا تھا کہ سامنے بیٹھی لڑکی کو کس جواب کی زیادہ ضرورت ہو سکتی تھی۔

"کیا یہ ثبوت کافی ہو گا۔" ایک آس سے پوچھا گیا۔حدیم نے ایک نظر اپنے ساتھ بیٹھی لڑکی کو دیکھا جو نقاب سے چہرہ تو چھپائے ہوئے تھی مگر اس کی گیلی آنکھیں۔۔اف وہ جلدی سے نظریں چرا گیا۔۔پھر ہلکے سے نفی میں سے ہلانے لگا۔حفظہ نے بے چینی سے پہلو بدلا۔

"کیوں؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہم تمہارے بھائی کا بدلہ لے بھی تو یہ کیسے ثابت کرے گے کہ یہ autopsy report ہمیں جعفری پیلس سے ملی ہے۔" گردن کو دائیں بائیں خم کرتے وہ ماتھے اور انگوٹھا رگڑنے لگا۔۔ جیسے کسی سوچ میں غلطاں ہو۔

پھر وہ رکا۔۔ ہلکا سا مسکرایا۔۔ اُس کی مسکراہٹ میں بہت کچھ تھا۔۔ کچھ فتح کر لینے کا عزم۔۔ کچھ جیت جانے کی اُمید۔

"پھر اب ہم کیا کرے گے۔" بے چینی سے سوال کیا گیا۔

"اگر یہ ثابت کرنا ہے کہ یہ ہمیں جعفری پیلس سے ملی ہے تو وہی کے کسی فرد کو شامل کرنا پڑے گا۔ جو اگر اس بات کی تصدیق کرے تو اس کی گواہی مضبوط ثابت ہو۔" اُس کی آنکھوں میں چمک در آئی۔

"مطلب۔"

"میری بات غور سے سنیں۔"

اور پھر کیا تھا حدیم بولتا جا رہا تھا اور حفظہ کے چہرے پر ایک کے بعد ایک رنگ آتا جا رہا تھا۔ وہ ایسا ہی تھا رنگ بدلنے میں ماہر۔۔ مگر خود کا نہیں۔۔ اپنے مقابل لوگوں کا۔ اُس کی بات سننے کے بعد وہ گہری سانس لیتے پیچھے کو ہٹی۔ کچھ دیر سوچنے کا بعد بس آخری سوال کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں تو یہ سب اپنے بھائی کی وجہ سے کر رہی ہوں۔۔آپ کا کیا مقصد ہے یہ میں لازمی سننا چاہوں گی"۔اس سوال کی کم از کم حدیم کو اس لمحے توقع نہیں تھی۔وہ پہلے خالی خالی نظروں سے دیکھتا رہا پھر بولا تو فقط اتنا۔۔

"بھائی تو سب کو پیارے ہوتے ہیں۔" پھر وہ اٹھا۔۔سر کو ہلکا سا خم دیتے پانی کی لہروں کی طرح پل میں ساحل پر تو پل میں سمندر کی طرف بڑھتا گیا۔

مگر جاتے جاتے وہ حفظہ یمان کو گہری سوچ میں غلطاں کر گیا۔اس کے بھائی کا سیاہ محل سے کیا تعلق؟

LRI☆☆LRI☆☆

"المیر آپ کے والدین کیوں نہیں آئے ابھی تک؟"اُس کی ٹیچر کوئی تیسری دفع آ کر یہ سوال پوچھ بیٹھی تھی۔اور وہ ہمیشہ یہی کہتا کہ وہ آنے والے ہیں۔آج سب کے والدین اپنے اپنے بچوں کے ساتھ اسکول کے گراؤنڈ میں موجود تھے۔اسکول کی طرف سے آج ایک تفریح کے لیے ایونٹ آرگنائز کیا گیا تھا جس میں تمام والدین اپنے بچوں کے ساتھ مختلف ایکٹیویٹی میں حصہ لے کر ان کا ساتھ دیتے۔۔المیر جھوٹ بول رہا تھا کہ وہ آ رہے ہیں۔۔درحقیقت اُس نے جعفری صاحب یا انوشے بیگم کسی کو بھی نہیں بتایا تھا اور نہ ہی انہیں ساتھ آنے کے لیے کہا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھا۔اندر ہی اندر وہ ان کے ایک ساتھ ہونے پر ڈرنے لگا تھا۔"کتنا بے بس لمحہ ہوتا ہے ناجب بچے چاہ کے بھی اپنے والدین کو ایک نا کر سکے۔۔لاکھ چاہنے کے باوجود ان میں محبت نہیں تو عزت ہی قائم کر سکے۔

حمزہ پچھلے دنوں سیڑھیوں سے گرنے کی وجہ سے زخمی تھا اسی لیے المیراج اکیلا اسکول کے گراؤنڈ میں ایک کونے پر بیٹھا سب بچوں کو اپنے والدین کے ساتھ کھیلتا رشک سے دیکھ رہا تھا۔

"تمھارے موم ڈیڈ نہیں آئے کیا؟" پتہ نہیں اچانک وہ بگڑے بچے کہاں سے آ ٹپکے۔

"نہیں" وہ یک لفظی جواب دیتا گھٹنوں میں سر دیے بیٹھا رہا۔

"اس کے موم ڈیڈ آئے گے بھی کیوں؟ وہ کون سا اس سے پیار کرتے ہیں۔" ایک دوسرے کے ہاتھ پر تالی مارتے وہ دونوں بچے قہقہ لگا یا گیے۔

"میرے مام ڈیڈ مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں۔" ننھے ننھے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتا کوسے اٹھا کر بولا۔

"اچھا۔۔۔تو پھر وہ ابھی تک آئے کیوں نہیں ہے؟"

"وہ بیزی ہے۔۔اسی لیے نہیں آئے۔" منہ موڑتا المیر گویا ہوا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کہیں تمھاری موم پارٹیز میں اور تمھارے ڈیڈ اپنی bad politics میں تو نہیں مصروف؟۔" وہ بچے یقیناً اتنے سادہ نہیں تھے۔۔امیر ماں باپ کی بگڑی اولادیں اپنے گھر میں ہوتی گوسپس پر واقعی بہت دھیان دیتے ہوگے۔

"میرے ڈیڈ bad کام نہیں کرتے۔" چھوٹی مٹھیاں ضبط کے میرے سُرخ پر چکی تھی۔

"وہ کرتے ہیں۔۔اسی لیے میری مام نے کہا ہے کہ تم سے دور رہوں کیوں کہ تمھارے ڈیڈ bad ہے۔"

"وہ نہیں ہے۔" چھوٹی آنکھوں میں فوراً سے پہلے موٹے موٹے آنسوں رواہو گئے۔

"وہ bad ہے۔۔المیر" your father is bad ناک منہ چڑھاتے وہ دونوں اب اُس کا مذاق اڑاتے چلے گئے۔

یک دم گراؤنڈ میں نسوانی چیخ نے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ایک عورت بھاگ کر المیر کے پاس آئی اور زور سے اُس کے گال پر تھپڑ جھڑ دیا۔وہ اوندھے منہ زمین پر گرا۔۔ہاتھوں کی ہتھیلیاں ننھے پتھر اور لگتی زخمی ہو گئی مگر پھر بھی اس کی غصے سے بھری آنکھیں اُسی بچے کی جانب تھی جو اپنے سر پر ہاتھ رکھے اپنی مام سے نا جانے کیا کیا جھوٹ کہہ رہا تھا۔۔تمام والدین

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اپنے بچوں کو خود کے پیچھے کرتے تماشا دیکھنے میں مصروف تھے۔ کسی نے آگے بڑھ کر اُس معصوم کی مدد کے لیے ہاتھ نہیں اٹھایا تھا۔

"بلائے اس کے پرنٹس کو۔۔ کیسی بری تربیت کی ہے اپنے بچے کی۔۔ کتنا بتمیز ہے یہ۔۔ میں اس اسکول کو sue کرنے میں وقت نہیں لگاؤ گی۔ آپ لوگ ابھی جانتے نہیں ہے۔۔ اسے کہے معافی مانگے"۔۔ بچے کی ماں بلاوجہ ہنگامہ کر رہی تھی جب کہ وہ لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ لیے بچے کے سر پر لگی چوٹ کو دیکھنے میں مصروف تھا۔

جب کوئی اٹھانے والا نہیں ہو تو پھر انسان کو خود ہی اٹھنا پڑتا ہے۔۔ پھر چاہے اٹھنے میں کتنی ہی لاٹھیوں کو توڑنا پڑے۔

LRI☆☆LRI☆☆

"کیوں کیا تم نے ایسا؟ اپنے باپ کو دھوکہ دے دیا۔" خود کی طرف اشارہ کرتے جعفری صاحب گاڑی کو محل کے راستے پر گامزن کر گیے۔۔ بائیں ہاتھ سے گاڑی کا اسٹیئرنگ سمبھال کر دائیں ہاتھ کی مٹھی اپنی تھائی پر مارتے وہ دانت پیس کر بولے۔

"آپ نے ایسا کیوں کیا ڈیڈ؟"

اپنی گود میں پڑے اپنے ہاتھوں پر نظریں جمائے نیمل نے کچھ دکھ سے اُلٹا سوال داغا۔

"جو کیا وہ تم نے کیا نیمل۔ تم نے پوری دنیا کے سامنے میرا تماشا بنا دیا۔ سوسائٹی میں میری عزت کی دھجیاں بکھیر دی۔ کوٹ میں اپنے ہی باپ کے مقابل آ کھڑی ہوئی تم۔" گاڑی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کے اسٹیئرنگ پر اپنی گرفت مضبوط کرتے وہ غرائے۔اُن کی اونچی آواز کا کوئی بھی نوٹس لیے بغیر وہ پھر سے گویا ہوئی۔

"آپ کو دکھ ہوا ڈیڈ۔"لہجہ ملالت بھرا تھا۔

"تو کیا نہیں ہونا چاہیئے تھا؟ بالکل دکھ ہوا۔۔تم تو میرا عکس ہو۔اور میرے عکس نا ہی مجھے دھوکہ دے دیا۔"

"خدا نا کرے ڈیڈ میں کبھی آپ کا عکس ہو۔" لہجے میں اچانک ہی تنفر اور ناگواری لاتی وہ باہر دیکھنے لگی۔

اس کی بات پر جعفری صاحب نے ایک جھٹکے سے بریک لگائی۔

"دیکھو نیمل میں جانتا ہوں تمہیں اپنے بھائی کی پرواہ تھی۔۔مگر اب ہم کیا کر سکتے ہیں جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا نا۔۔مجھے بہت دکھ ہوا۔۔۔جعفری صاحب کی بات پر تیزی سے رخ موڑتے نیمل نے اُنکی بات کاٹی۔

"یہ دکھ آپ کو تب کیوں نہیں ہوا جب آپ نے اپنے ہی بیٹے کو مارنے کی سازش رچائی تھی؟"جعفری صاحب کو لگا جیسے کسی نے ان کی ذات پر رکھ کر تھپڑ مار دیا ہو۔۔اچانک ان کی آنکھوں کا تاثر بدلہ۔۔سرد۔۔برف کی طرح سرد۔۔خُشک وہی تاثر جو ابلیس کے چہرے پر ہوتا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھا۔۔اپنی غلطی پر بغیر شرمندہ ہوئے غرور میں آکر جب اس نے خدا کے مقابل آنے کی غلطی کی تھی۔خود کو سب سے افضل اور صحیح گمان کرنے کا تاثر۔

"میں نے جو بھی کیا سب ٹھیک کیا۔مجھے اپنی سیاست بچانے کے لیے جو کرنا پڑے گا میں کروں گا۔"

"آپ کو کوئی ملال نہیں ہُوا کیسے آپ نے ایک لڑکی کی زندگی اپنے مفاد کی لیے تباہ کی؟"اُس کے گلے میں گلٹی سے اُبھری۔آنسوں کو ضبط کرتے حیرت سے پوچھا۔اُس کے سوال پر وہ قہقہ لگا گیے۔شیطانی قہقہ۔

"وہ تو تمہیں۔۔اُس لڑکی کے بارے میں بھی پتہ چل گیا۔۔میں یہ نہیں پوچھو گا کہ کیسے پتہ چلا۔"سر کو سہولت سے اثبات میں ہلاتے وہ مسکرائے جا رہے تھے۔۔

"آپ کی بھائی کے ساتھ سب کچھ کرنے کی وجہ تو سمجھ آتی ہے۔۔مگر اس لڑکی کا کیا قصور تھا؟"آنکھوں کو میچ کر سیٹ کی پُشت کے ساتھ ٹیک لگا کر ضبط سے سوال کیا۔۔

"اس کا قصور اُس شخص کی لاڈلی ہونا تھا جس کی وجہ سے میرا سب کچھ مجھ سے چھین گیا۔"وہ اتنی زور سے دھاڑے کہ نیمل کو اپنے کان کے پردے پھٹتے ہوئے محسوس ہوئے۔اُن کے لہجے میں بھری نفرت دیکھ کر وہ بری طرح سے چونکی۔۔چہرے پر بے یقینی در آئی۔یقیناً راز بہت بڑا اور گہرا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یک دم وہ مسکرائی۔لہجہ اور تاثر اچانک سے بدلے۔اس نے خود پر کھول چڑھانے کی ابتداء کر لی تھی۔۔اب حالات کا بدلنا یقینی ہو چُکا تھا۔

"جعفری صاحب میں آپ کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ یہ کیس آپ کسی صورت بھی واپس نہیں لے سکتے۔" مسکراہٹ دبا کر وہ گاڑی کا دروازہ کھولنے کے لیے ہاتھ کو بڑھانے لگی۔

"یہ کس لہجے میں بات کر رہی ہو تم اپنے باپ سے۔"

"اس وقت میں اپنے باپ کے سامنے نہیں اپنے بھائی پر جن لیوا حملا کرنے والے کرمنل کے ساتھ بیٹھی ہوں۔" تاثر پھر سے بدلنے لگے۔۔جعفری صاحب پھر سے قہقہ لگا گیے۔

"تمھارا مطلب ہے تمھارے بھائی کے قاتل کے سامنے۔" محفوظ ہوتے وہ مسکرانے لگے۔اب حقیقت سامنے آ ہی گئی تھی تو وہ بھی تھوڑا سا کھل جاتے۔

"ارے نہیں قاتل تو تب ہوتے ناجب میرا بھائی مرا ہوتا۔۔لیکن وہ تو زندہ ہے۔۔تو پھر اس لحاظ سے جان لیوا حملا کرنے والے یا۔۔۔اور وہ کے قاتل کے سامنے کہہ سکتے ہیں۔" اب کی بار قہقہ لگانے کی باری نیمل جعفری تھی۔وہ راز تو کھول چکی مگر جعفری صاحب کی مسکراہٹ جیسے کسی نے نوچ لی ہو۔وہ اُس کی گوہر افشانی پر اچانک حیرت کے سمندر میں ڈوب گئے۔پھر ان کے چہرے پر بے یقینی در آئی۔

"تم جھوٹ بول رہی ہو۔۔وہ زندہ کیسے ہو سکتا ہے؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اور وہ زندہ کیوں نہیں ہو سکتا؟" کھوجتی نظریں آن کے چہرے پر جمائے جیسے نیمل کچھ پانا چاہتی ہو۔

"وہ زندہ نہیں ہو سکتا میں نے خود انوار کو حکم دیا تھا کہ ادا صعم سب جان چکا ہے اب اُسے مار دو۔۔اور پھر پولیس کی کال آئی تھی۔۔وہ ڈوب کر مر چکا تھا۔۔ autopsy report بھی میرے پاس ہے۔۔اس کے جسم میں گولی کا نشان بھی تھا اور وہ نشان صرف اور صرف اسی بندوق کا تھا جو میں رکھتا ہوں۔۔انوار کو میں نے وہی دی تھی۔۔تم جھوٹ بول رہی ہو کہ وہ زندہ ہے۔۔"۔۔

جعفری صاحب کسی ٹرانس میں کہتے جا رہے تھے جب کہ نیمل ساکت وُجود کے ساتھ اُن کے گناہ کا اعتراف سن رہی تھی۔اپنی ناکامی کی بے یقینی ہی اتنی تھی کہ وہ سب کچھ بولتے جا رہے تھے۔۔وہ یہ سب پہلے سے جانتی تھی مگر اپنے باپ کے منہ سے سن کر اس نے شدت سے تمنا کی تھے کاش اُس کے کانوں میں سننے کی سکت نہ رہتی۔۔وہ اپنے باپ کے وحشی اور درندے روپ کے بارے میں مزید نہیں سن سکتی تھی۔اُسے جانا تھا یہاں سے فوراً۔۔تیزی سے دروازے کو کھولتی وہ باہر نکلی۔۔ٹھپ سے دروازہ بند کرتی وہ گہرے سانس بھرنے لگی ۔۔پھر وہ ٹھہری۔۔وہ سامنے کھڑا تھا۔۔سیاہ لباس میں گاڑی کے بونٹ سے ٹیک لگائے دونوں ہاتھ سینے سے باندھے وہ اسی پر نظریں جمائے کھڑا تھا۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آفیسر صاحب۔"اس کے لبوں نے ہلکی سی سرگوشی کی۔۔آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے مگر ان کی صاف کرنے کی زحمت نہیں کی گئی تھی۔گاڑی کے ساتھ کھڑی وہ سٹل تھی۔پھر اچانک سے وہ پیچھے کو ہٹی۔جعفری صاحب اپنی گاڑی فل سپیڈ سے بڑھا گئے۔۔یقین تھا کہ انہوں نے نانیمل کی موجودگی کو محسوس کیا تھا نہ ہی اذلان کی۔۔

ابلیس جب غرور کر کے باہر نکالا گیا تھا تو وہ بھی سب بھول گیا تھا۔۔کون اُس کے ساتھ تھا اور کون نہیں۔۔

اب خالی سڑک پر بس وہ دونوں ہی تھے۔۔ایک طرف وہ ہاری ہوئی لڑکی جس کا مان اسی کے باپ نے توڑا تھا اور دوسری طرف وہ مرد جو اپنوں کی فکر میں دنیا سے لڑ جاتا تھا۔۔

پھر وہ دھیمے دھیمے قدم اٹھاتی اُس کے پاس آئی۔اذلان نے بنا تردید کیے گاڑی کا دروازہ کھولا اور پھر پیچھے کو ہٹا۔

گاڑی کے دروازے کو پکڑ کر اندر بیٹھنے سے پہلے اُس نے ایک نگاہ اذلان اور ڈالی کو نگاہیں دوسری طرف کیے اُس کے بیٹھنے کے انتظار میں تھا۔

"مجھے سنبھال لے گے آفیسر صاحب؟"خالی سڑک کی فضا بھی ساکت ہو گئی۔۔درخت کی شاخیں ایک جھٹکے سے ٹھہر گئی۔۔سب ساعتیں اپنا سانس روک گئی۔۔آسمان پر چلتے بادل ٹھٹھک کر رُک گیے۔سب اُس کی طرح مقابل کے جواب کے انتظار میں تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اذلان نے ایک گہرا سانس لیا پھر اشارے سے اُسے اندر بیٹھنے کو کہا۔ نیمل گاڑی میں بیٹھ چکی تھی مگر دروازہ ابھی بھی بند نہیں کیا تھا۔اذلان اس کی طرف آیا۔۔دروازے کو ایک ہاتھ سے پکڑتے وہ قدرے نیچے کو جھکا۔۔اب دونوں کے چہرے مقابل میں تھے مگر درمیان میں فاصلہ قدرے زیادہ تھا۔

سیاہ آنکھیں بھوری انکھوں سے ٹکرائیں پھر وہ بولا تو بادل بھی خوش ہوتے چلنے لگے۔درختوں کی شاخیں بھی جھومنے لگی۔۔سماعتوں میں رس گھلنے لگا۔

"سنبھال لوں گا۔"

"نیمل جعفری کو اذلان شاہ میر ہی تو سنبھال سکتا ہے۔"

جاری ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB